SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:2 (2024) PAGE NO: 116-124
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Sahar Zafar, Fazila karam, & Dr. Muhammad Sajjad Malik. (2024). Religion and Civilization: An Analytical Study: مذہب اور تہذیب: ایک تجزیاتی مطالعہ. *Shnakhat*, *3*(2). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/286

Religion and Civilization: An Analytical Study

مذہب اور تہذیب: ایک تجزیاتی مطالعہ

Sahar Zafar Fazila karam Dr. Muhammad Sajjad Malik

MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Education, Lahore, saharzafar006@gmail.com
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Education, Lahore, adeemshahid101@gmail.com
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, DIOL, UE LMC Lahore, Muhammad.sajad@ue.edu.pk

Abstract

This analytical research traces the historical, cultural, and social effects of religious practices and beliefs on the evolution of human societies in order to examine the complex relationship between religion and civilization. The research uses an interdisciplinary approach to look at how religion has impacted law, art, science, and social structures, among other areas of civilization. The research examines how the development of civilizations has influenced religious practices and ideologies, taking into account the reciprocal effect. Through an examination of case studies from many cultures and historical periods, the study emphasizes the dynamic relationship between religious conceptions and the evolution of civilization. The results show that religion is fundamental to the development of society and human history, far from being merely a cultural relic. By providing insights into the current importance of this interaction in a globalized society, this study advances our knowledge of the symbiotic link between religion and civilization.

Key Words: Religion, Civilization, Cultural impact, Social structures, Historical analysis, Religious beliefs, Civilizational development, Multidisciplinary study, Ideological influence, Societal evolution

تمہید

انسانی تاریخ میں مذہب کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ آج کے انسان کو آثارِ قدیمہ پر تحقیق کے نتیجے میں جو شواہد ملے ہیں ان کے مطابق قدیم ترین انسانی تہذیب میں بھی مذہب کسی نہ کسی شکل میں رائج رہا ہے۔ ہمارا مذہب اسلام آخری الہامی مذہب ہے جو حضور ﷺ کے توسط سے ہم تک پہنچا۔ اسلام جزیرہ نما عرب سے نکلا اور پوری دنیا میں پھیل گیا۔ جس طرح کسی بھی انسانی معاشرے میں مذہب کی اہمیت ہے اسی طرح کسی معاشرے کی ثقافت بھی اس میں رہنے والے انسانوں کے رویوں کی تشکیل کرتی ہے۔ مذہب اور ثقافت، دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اسلام، سرزمینِ عرب سے پوری دنیا میں پھیلا۔ وہاں کے لوگ اسلام کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ عرب ثقافت بھی اپنے ساتھ میں لائے جو ایک فطری سی بات ہے۔ ہمارے معاشرے میں اسلام آنے سے پہلے ہندو مت مختلف شکلوں میں رائج تھا اور اسی طرح اس علاقے کی اپنی ایک جداگانہ ثقافت بھی تھی۔ اسلام کے آنے اور مسلم فاتحین کی آمد سے یہاں کی مذہبی روایات پر تو اثر پڑا ہی، ساتھ ہی ساتھ ثقافتی طور پر بھی یہ خطہ تبدیلیوں سے گزرا۔ یہ ایک پیچیدہ عمرانی عمل تھا جس سے گزر کر ہم آج کے دور تک پہنچے ہیں۔ آج جب مغربی ثقافت عروج پر ہے اور اس کے اثرات ہمارے معاشرے تک پہنچ رہے ہیں تو ہمارے معاشرے میں ایک عجیب سی کشمکش شروع ہوگئی۔ ہمارے معاشرے میں ایک طبقے نے بغیر اس بات کو سمجھے کہ ثقافت کوئی منجمد شے نہیں، اور اس کی روایات کا تبدیل ہونا ایک فطری عمل ہے جسے روکنے کی کوشش کرنا حماقت کے سوا کچھ نہیں، مذہب کے نام پر مغربی ثقافتی اثرات کے خلاف مزاحمت شروع کردی۔ جو بات وہ سمجھنے سے قاصر رہے وہ یہ تھی کہ مذہب کی تعلیمات ایک الگ شئے کا نام ہے اور عرب ثقافت ایک اور چیز ہے۔ مثلاً لباس کے متعلق جو عرب روایات اُس وقت تھیں، وہ آج کے دور ہی میں نہیں بلکہ اُس دور میں بھی دنیا کے مختلف علاقوں میں رائج کرنا ممکن نہ ہوتا۔ سرد ممالک کے لوگ گرم خطے کے لوگوں والا لباس نہیں استعمال کرسکتے۔ ویسے بھی لباس کا تعلق ثقافت سے ہے اور اس میں موسم کے علاوہ بھی بہت سے عوامل کا کردار ہوتا ہے۔ اسی طرح اور بھی چیزیں تھیں جو اپنی اصل میں ثقافت کا حصہ تھیں لیکن انہیں مذہب کی تعلیمات کا حصہ بنا کر ایک تصادم کا آغاز کردیا گیا۔ اس سارے قضیے میں ایک نقصان تو یہ ہوا کہ ہماری نئی نسل اور پرانی نسل میں فاصلہ پیدا ہوگیا اور مذہبی لوگ اپنے معاشرے میں ہی اجنبی بن کے رہ گئے۔ دوسرا اصل نقصان مذہب کا ہوا کہ اس کی اصل تعلیمات بھی ثقافتی یلغار کی زد میں آگئیں اور نوجوان نسل کے ذہن میں مذہب اور ثقافت ایک دوسرے کے مقابل بن گئے۔

تہذیب کی تعریف

اردو، فارسی اور عربی میں کلچر کے لئے تہذیب کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ تہذیب عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں کسی درخت یا پودے کو کاٹنا، چھانٹنا، تراشنا تاکہ اس میں نئی شاخیں نکلیں اور نئی کونپلیں پھوٹیں۔ فارسی میں تہذیب کے معنی، **"آراستن پیراستن، پاک و درست کردن واصلاح نمودن"** ہیں۔ اردو میں تہذیب کا لفظ عام طور پر شائستگی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص بڑا مہذب یا تہذیب یافتہ ہے تو اس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ شخص مذکور کی بات چیت کرنے، اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے کا انداز اور رہن سہن کا طریقہ ہمارے روایتی معیار کے مطابق ہے۔ وہ ہمارے آدابِ مجلس کو بڑی خوبی سے ادا کرتا ہے اور شعروشاعری یا فنونِ لطیفہ کا ستھرا ذوق رکھتا ہے۔1

انگریزی زبان میں تہذیب کے لیے **"کلچر"** کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ کلچر لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے لغوی معنیٰ ہیں، "زراعت، شہد کی مکھیوں، ریشم کے کیڑوں، سیپیوں اور بیکٹریا کی پرورش یا افزائش کرنا۔ جسمانی یا ذہنی اصلاح و ترقی، کھیتی باڑی کرنا۔"

تہذیب کا مفہوم

کسی معاشرے کی بامقصد تخلیقات اور سماجی اقدار کے نظام کو تہذیب کہتے ہیں۔ تہذیب معاشرے کی طرزِ زندگی اور طرزِ فکر و احساس کا جوہر ہوتی ہے۔ چنانچہ زبان، آلات اور اوزار، پیداوار کے طریقے اور سماجی رشتے، رہن سہن، فنونِ لطیفہ، علم و ادب، فلسفہ و حکمت، عقائد و افسوں، اخلاق و عادات، رسوم و روایات، عشق و محبت کے سلوک اور خاندانی تعلقات وغیرہ تہذیب کے مختلف مظاہر ہیں۔ تہذیب کا یہ مفہوم دراصل ایران اور ہندوستان کے امراء و عمائدین کے طرزِ زندگی کا پرتو ہے۔ یہ لوگ تہذیب کے تخلیقی عمل میں خود شریک نہیں ہوتے تھے اور نہ تخلیقی عمل اور تہذیب میں جو رشتہ ہے، اس کی اہمیت کو محسوس کرتے تھے۔ وہ تہذیب کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونا تو جانتے تھے،

---

1 ۔ شیخ، پروفیسر مزمل احسن، اسلامی تہذیب و تمدن (لاہور: خالد بک ڈپو اردو بازار، س۔ن)، 06

لیکن فقط تماشائی بن کر، اداکار کی حیثیت سے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تہذیب کا تخلیقی کردار ان کی نظروں سے اوجھل رہا اور وہ آداب مجلس کی پابندی ہی کو تہذیب سمجھنے لگے۔ وہ جب "تہذیبِ نفس" یا "تہذیب اخلاق" کا ذکر کرتے تھے تو اس سے ان کی مراد نفس یا اخلاق کی طہارت یا اصلاح ہوتی تھی۔2

مذہب کی تعریف

مذہب کا لفظی مطلب راستہ یا طریقہ ہے۔ انگریزی لفظ Religion کا مادہ لاطینی لفظ religio یعنی امتناع، پابندی ہے۔ ویبسٹر کی انگریزی لغت میں Religion کی جو تعریف کی گئی ہے اس سے ملتا جلتا مفہوم مقتدرہ قومی زبان کی انگریزی اردو لغت میں بھی دیا گیا ہے۔3

مذہب کا مفہوم

بہ الفاظ دیگر کسی مخصوص علاقے کی مذہبی روایات میں وہاں کے لوگوں کا کائنات کو دیکھنے اور سمجھنے کا انداز کارفرما ہوتا ہے۔ مثلاً زراعتی معاشروں میں بارش کا دیوتا ہوتا ہے تو خانہ بدوش معاشروں میں شکار کا۔ یہ کہنا درست نہیں کہ مذہب اپنے سے متعلقہ علاقہ کے لوگوں کی روحانی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس یہ کہنا چاہیے کہ کسی خطہ کے لوگ اپنے روحانی تقاضے پورے کرنے کے لیے جو امتناعات، پابندیاں، اُصول و قوانین، ضوابط وغیرہ عائد کرتے ہیں اُن کا مجموعہ مذہب کہلاتا ہے۔

اسلامی تہذیب وثقافت

انبیاء نے صرف عقیدہ وشریعت اور ایک نئے دین اسلام ہی کی دعوت نہیں دی بلکہ وہ تہذیب وتمدن اور نئے طرز حیات کے بھی بانی ہوتے ہیں۔ جو "ربانی تہذیب" کہلانے کی مستحق ہوتی ہے۔ اس تہذیب کے کچھ مخصوص اصول وارکان اور شعائر وعلامات ہیں جن کے ذریعے وہ تہذیبوں اور جاہلی تمدنوں سے نمایاں طور سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ یہ امتیاز روح اور نبیاد میں بھی نمایاں ہوتا ہے اور تفصیلات ومظاہر میں بھی۔ مسلمانوں کی تہذیب کا پہلا عنصر دینی عقائد اسلامی اصول زندگی اور اخلاقیات ہے۔ یہ عصر دنیا کے مختلف ممالک کے مسلمانوں کی تندیوں کا مشترک حصہ ہے۔ مسلمان دنیا کے کسی ملک کسی گوشے میں بستے ہوں اور ان کی زبان ان کا لباس خواہ کچھ ہو یہ قدر مشترک ان میں ضرور پائی جاتی ہے اور اس کی بناء پر وہ ایک خاندان کے افراد اور ہر جگہ ایک ہی تہذیب کے حامل نظر آتے ہیں۔ اس مشترک عصر کے لحاظ سے دنیا کے سارے مسلمان ایک مخصوص تہذیب رکھتے ہیں جس کے لیے ابراہیمی تہذیب سے زیادہ موزوں اور جامع لفظ نہیں۔4

ابراہیمی محمدی تہذیب

حضرت ابراہیم خلیل اللہ اس خداپرست تہذیب کے بانی وامام تھے۔ جس کی بنیاد میں خدا کی توحید اس پر ایمان اور اس کے ذکر صحیح فطرت اور پاک باز دل اللہ تعالیٰ کے لحاظ وتقویٰ انسانوں پر رحم اور ذوق سلیم پر رکھی گئی ہیں۔5

ابراہیمی اخلاق وطرز حیات اس تہذیب کی رگ وپے میں سرایت کی ہوئے ہیں جس کے بارے میں کہا گیا ہے:۔

إِنَّ إِبْرَ هِيمَ لَعَلِيمٌ أَو اه منيب (سورہ ہود ۱۱:۷۵)

ابراہیم بڑا شریف وحلیم، نرم دل اور خدا سے رجوع کرنے والا تھا۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهُ حَلِيمٌ (سورہ توبہ (۱۱۴۹)

ابراہیم یقیناً بڑا نرم دل اور بڑا شریف وبرباد تھا۔

---

2 ۔ شیخ، اسلامی تہذیب وتمدن، 06

3 ۔ اردو انسائیکلوپیڈیا/77-78

4 ۔ ندوی، سید ابوالحسن علی، اسلامی تہذیب وثقافت (اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی 2005ء)، 39

5 ۔ ندوی، اسلامی تہذیب وثقافت، 40

اس تہذیب کے بانی و موسس حضرت ابراہیم تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ان کے نسلی وارث بھی تھے انہوں نے اس تہذیب کو از سر نو ترتیب بھی دیا اور اس کی تکمیل بھی کی۔ آپ نے اس تہذیب میں از سر نو جان ڈال دی اور اس میں بقائے دوام کا رنگ پیدا کر دیا اور اس کے اصول و ارکان اس طرح مضبوط کیسے کہ اسے ایک دائمی اور عالمگیر تہذیب کی شکل دے گئے۔

اسلامی معاشرہ میں پیشے نہ مستقل ہیں نہ حقیر

اسلام میں پیشے اور خدمتیں مستقل اور دائمی حیثیت نہیں رکھتیں کہ ان میں تبدیلی نہ ہوسکے۔ نہ ان کی بنیاد پر قوموں اور طبقوں کی تشکیل ہوتی ہے۔ لوگوں نے مختلف زمانوں میں ضرورت اور سہولت کی بنا پر کوئی پیشہ اختیار کر لیا، بعض اوقات وہ اس تک محدود رہا اور بعض اوقات کئی نسلوں تک چلا، اب بھی بعض بعض برادریوں میں ایک ہی طرح کا کام ہوتا ہے۔ لیکن نہ تو اس کی کوئی مذہبی حیثیت ہے اور نہ وہ مسلم معاشرہ یا سماج کا اٹل قانون ہے۔ ان برادریوں میں جو شخص جب چاہتا ہے پیشہ یا مشغلہ تبدیل کر لیتا ہے اور اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا اور نہ اسلام میں کوئی پیشہ حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ مرکز اسلام (مکہ، مدینہ) اور عرب ممالک میں بعض بڑے جلیل القدر عالموں اور معزز مسلمانوں کے نام کے ساتھ اس پیشہ کا لفظ لگا ہوا ہے جو اس کے کسی مورث اعلیٰ نے کسی زمانہ میں اختیار کیا تھا اور اس میں نہ ان کو کوئی عار محسوس ہوتا ہے اور نہ کسی دوسرے کی نگاہ میں وہ حقیر ہوتے ہیں مثلاً ابھی چند سال پہلے جو صاحب حرم شریف مکہ کی سب سے بڑی مسجد جس میں خانہ کعبہ واقع ہے) کے خطیب اور امام تھے ان کے نام کا ضروری جز خیاط (درزی) ہے۔ اسی طرح کئی علماء کے ساتھ حلاق (نائی)، زیات (تیلی)، صواف (روئی والا) قصاب (گوشت فروش) لگا ہوا ہے۔ اور اس میں ذلت کا کوئی پہلو نہیں پایا جاتا۔

فنون لطیفہ کے بارے میں مسلمان کا رویہ

اسلامی تہذیب کی ایک خصوصیت اس کی سنجیدگی، حقیقت پسندی اور فنون لطیفہ " کے بارے میں محتاط رویہ اور معتدل نقطہ نظر ہے۔ وہ نفاست و نظافت اور حسن و زیبائی کی قدرداں ہے۔ لیکن جن تفریحی فنون کو یورپ نے فنون لطیفہ یا Fine Arts کا لقب دیا ہے، ان کی بعض شاخوں کو وہ ناجائز قرار دیتی ہے مثلاً ر قاصی جاندار چیزوں کی تصاویر اور مجسمے بنانا اور بت تراشی اور بعض میں اعتدال و احتیاط کی تعلیم دیتی ہے مثلاً ترنم و نغمہ کہ خاص قیود کے ساتھ اعتدال سے اس سے حظ اٹھانا یا کام لینا جائز ہے۔ اس فنون لطیفہ میں انہماک بہر حال مسلمان کی روح اور اس کے مقاصد کے خلاف اور خوف خدا، فکر آخرت اور اس کے اخلاقی معیار کے لیے مضر ہے۔ 6

مذہب زندگی کا نگراں ہے

زمانہ، ثبات اور تغیر کے متوازن، مرکب اور مجموعے کا نام ہے۔ زمانے۔ ہے۔ کے اندر ٹھہراؤ بھی ہے اور بہاؤ بھی۔ اگر زمانہ ان دونوں خصوصیتوں اور صلاحیتوں میں سے کسی ایک سے محروم ہو جائے تو وہ اپنی افادیت کھو دے گا۔ اسی طرح کائنات میں جتنے بھی وجود، شخصیتیں اور ہستیاں ہیں سب کے اندر مثبت اور منفی لہریں برابر اپنا کام کرتی رہتی ہیں ان دونوں لہروں کے ملنے سے وہ فریضہ ادا ہوتا ہے اور وہ منصب پورا ہوتا ہے جو ان کے سپرد کیا گیا ہے۔ مذہب ہر تغیر کا ساتھ دے یہ کسی تھرمامیٹر کی تعریف تو ہوسکتی ہے کہ وہ حرارت اور ٹھنڈ کا درجہ بتلائے یہ مرغ باد نما (Weather Cock) کی بھی تعریف ہوسکتی ہے جو کسی ہوائی اڈے یا اونچی عمارت پر لگایا گیا ہے صرف یہ معلوم کرنے کے لیے کہ ہوا کسی طرف کی چل رہی ہے لیکن مذہب کی تعریف نہیں ہوسکتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی معقول شخص ایسا نہیں ہوگا کہ مذہب کو اس کے بلند مقام سے اتار کر تھرمامیٹر یا مرغ باد نما کا مقام دینا چاہتا ہو کہ مذہب کا کام یہ ہے کہ وہ صرف زمانے کی تبدیلیوں کی رسید دیتا رہے یا اس کی عکاسی کرتا رہے۔ صحیح آسمانی مذہب کے تو کیا کسی نام نہاد مذہب کے پیرو یا اس کے نمائندے بھی اس پوزیشن کو قبول کر لینے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ 7

اسلامی تہذیب کی خصوصیات:

یوں تو اسلامی تہذیب اپنے ہزار ہا خوبیوں اور خصوصیات کو سموئے ہوئے ہے؛ مگر یہاں صرف اس کی اہم اور بنیادی خصوصیات کو سپردِ قرطاس کریں گے:

پہلی خصوصیت

---

6 ۔ ندوی، اسلامی تہذیب و ثقافت، 49

7 ۔ ندوی، اسلامی تہذیب و ثقافت، 49

اسلامی تہذیب کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی اساس کامل وحدانیت پر ہے، یہی ایک ایسی تہذیب ہے، جو یہ تصور پیش کرتی ہے کہ کائنات کی ایک ایک شئی صرف ایک ذات کی خلق کردہ ہے، اسی کے لیے عبادت اور پرستش ہے اور اسی سے اپنی حاجات وضروریات بیان کرنا چاہیے (ایاک نعبد و ایاک نستعین) وہی عزت عطا کرتا ہے اور اسی کے ہاتھ میں کسی کو بھی ذلیل وخوار کردینا ہے، (وتعز من تشاء وتذل من تشاء) وہی دیتا ہے اور وہی محروم بھی رکھتا ہے اور زمین کی بے کراں وسعتوں اور آسمان کی بے پایاں بلندیوں پر جو کچھ ہے سب اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔

دوسری خصوصیت

اسلامی تہذیب کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کے اہداف اور پیغامات تمام کے تمام تر آفاقی ہیں۔ قرآن کریم نے تمام عالم کے انسانوں کو حق، بھلائی اور خلقی شرافت وکرامت کی بنیاد پر ایک کنبہ قرار دیا، جس میں ان تمام قبائل واقوام کے عمدہ جواہر کو ایک لڑی میں پرو دیا جنھوں نے مذہب اسلام قبول کیا، پھر اس کی اشاعت وترویج میں کوشاں رہے، یہی وجہ ہے کہ دیگر تمام تہذیبیں کسی ایک نسل پر ناز کرتی ہیں، مگر تہذیبِ اسلامی میں وہ تمام افراد مایۂ افتخار ہیں، جنھوں نے اس کی عظمت کو بلند کیا؛ چنانچہ امام ابو حنیفہ رحمۃاللہ علیہ، امام شافعی رحمۃاللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃاللہ علیہ کے طریقے اسلامی تہذیب نے پورے عالم کو انسانی فکر سلیم کے عمدہ نتائج سے ہمکنار کیا۔

تیسری خصوصیت

اسلامی تہذیب کی تیسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس نے اعلیٰ اخلاقی قدروں کو اپنے زندگی کی سرگرمیوں میں اولیت کا مقام عطا کیا اور ان قدروں سے کبھی بھی خالی نہ رہی؛ چناں چہ علم وحکمت، قوانین شرعیہ، جنگ، مصالحت، اقتصادیات اور خاندانی نظام، ہر ایک میں ان کی قانوناً بھی رعایت کی گئی اور عملاً بھی اور اس معاملے میں بھی اسلامی تہذیب کا پلڑا تمام جدید وقدیم تہذیبوں پر بھاری نظر آتا ہے؛ کیوں کہ اس میدان میں ہماری تہذیب نے قابل فخر کارنامے چھوڑے ہیں اور وہ دیگر تمام تہذیبوں سے انسانیت نوازی میں سبقت لے گئی ہے۔

چوتھی خصوصیت

ہماری تہذیب کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے سچے اصولوں پر مبنی علم کو خوش آمدید کہا اور پکے مبادیات پر مبنی عقائد کو اپنی توجہ کا مرکز قرار دیا؛ چناں چہ عقل وقلب دونوں اس کے مخاطب ہیں اور یہ بھی تہذیبِ اسلام کی ایسی خصوصیت ہے جس میں پوری انسانی تاریخ میں اس کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا، اس کے باعثِ افتخار ہونے کا راز یہ ہے کہ اسی کے ذریعہ سے اسلامی تہذیب نے ایسا نظام حکومت قائم کیا جو حق وانصاف پر مبنی ہو اور دین وعقیدے کی پختگی جس کا محور ہو۔

پانچویں خصوصیت

ہماری تہذیب کی ایک اور اہم ترین خصوصیت اس کی کشادہ ظرفی اور انتہاء سے زیادہ پائی جاتی ہے، جو مذہب کی بنیاد پر قائم کسی بھی تہذیب میں ناپید ہے۔ خیر یہ تو کسی ایک شخص کی بات ہے؛ مگر ہماری تو پوری تہذیب کی بنیاد ہی مذہب اور اس کے وضع کردہ اصولوں پر ہے؛ لیکن یہ ایک ناقابل انکار سچائی ہے کہ تاریخ میں سب سے زیادہ انصاف، رحم وکرم اور انسانیت کی علمبردار صرف اور صرف اسلامی تہذیب ہے۔8

مغربی تہذیب اور اسلامی تہذیب میں فرق

یہ چند امور میں نے مثال کے طور پر بیان کیے ہیں، جن سے آپ اندازہ کرسکتی ہیں کہ اسلامی حکومت میں عورت کو محض گڑیا بنا کر نہیں رکھا جائے گا جیسا کہ بعض نادانوں کا گمان ہے، بلکہ اسے زیادہ سے زیادہ ترقی کا موقع دیا جائے گا۔ بہر حال یہ ضرور سمجھ لیجئے کہ ہم عورت کو عورت ہی رکھ کر عزت کا مقام دینا چاہتے ہیں، اسے مرد بنانا نہیں چاہتے۔ ہماری تہذیب اور مغربی تہذیب میں فرق یہی ہے کہ مغربی تہذیب عورت کو اس وقت تک کوئی عزت اور کسی قسم کے حقوق نہیں دیتی جب تک وہ ایک مصنوعی مرد بن کر مردوں کی ذمہ داریاں اٹھانے کے لیے تیار نہ ہو جائے۔ مگر ہماری تہذیب عورت کو ساری عزتیں اور تمام حقوق عورت ہی رکھ کر دیتی ہے اور تمدن کی انہی ذمہ داریاں کا بار اس پر ڈالتی ہے جو فطرت نے اس کے سپرد کی ہیں۔ اس معاملہ میں ہم اپنی تہذیب کو موجودہ مغربی تہذیب سے بدرجہا زیادہ افضل اور اشرف سمجھتے ہیں اور نہایت مضبوط دلائل کی بنا پر یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہماری تہذیب کے اصول صحیح اور معقول ہیں۔ اس لیے کوئی وجہ نہیں کہ صحیح اور پاکیزہ چیز کو چھوڑ کر ہم غلط اور گندی چیز کو قبول کریں، موجودہ زمانہ کی مخلوط سوسائٹی سے ہمارا اختلاف کسی تعصب یا اندھی مخالفت کا نتیجہ نہیں۔ ہم پوری بصیرت کے ساتھ اپنی اور آپ کی اور پوری انسانیت کی اور تہذیب وتمدن کی فلاح وبہبود اسی میں

8۔ https://www.minhaj.org/urdu

دیکھتے ہیں کہ اس تباہ کن طرزِ معاشرت سے اجتناب کیا جائے۔ ہمیں صرف عقلی دلائل ہی سے اس کے غلط ہونے کا یقین نہیں ہے بلکہ تجربہ سے اس کے نتائج جو ظاہر ہو چکے ہیں اور دنیا کی دوسری قوموں کے اخلاق و تمدن پر اس کے جو اثرات مرتب ہو چکے ہیں، ان کو ہم جانتے ہیں، اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ ہماری قوم اس تباہی کے گڑھے میں گرے جس کی طرف ہمارے فرنگیت زدہ اونچے طبقے اسے دھکیلنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے اخلاق کھو چکے ہیں اور اب ساری قوم کے اخلاق برباد کرنے کے درپے ہیں۔ اس کے برعکس ہماری کوشش یہ ہے کہ ہماری قوم اور ہمارا ملک جو کچھ بھی ترقی کرے، اسلامی اخلاق کے دائرے میں رہ کر کرے، مگر اپنی اس کوشش میں ہم اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جب ہمارے بھائیوں کے ساتھ ہماری بہنوں کی مجموعی طاقت بھی ہماری تائید پر ہو۔9

اسلامی تہذیب کے دیگر تہذیبوں پر اثرات

"یورپ کی صدیوں پرانی اخلاقی اور علمی ویرانی کے دَور میں اسلام نے ترقی کے ہراول دستے کی قیادت کی۔ عیسائیت نے اپنے آپ کو قیصر روم کے تخت پر تو متمکن کر لیا لیکن اقوامِ عالم کی ہدایت اور راہنمائی میں ناکام رہی۔ چوتھی صدی سے بارہویں صدی عیسوی تک یورپ پر چھائی ہوئی ظلمتوں کے پردے دبیز سے دبیز تر ہوتے چلے گئے۔ کلیسا نے وہ تمام راہیں جن سے علم، انسانیت اور تہذیب کا دَور شروع ہو سکے مسدود کر دیں... لیکن پھر بھی وقت کے ساتھ اسلام کے بابرکت اثرات عیسائی دنیا میں پہنچ کر محسوس ہونے لگے"۔ غیر جانبدار مغربی مؤرخین نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور اسے یورپ پر مسلمانوں کا احسان تسلیم کیا ہے کہ اسلامی تہذیب و ثقافت نے اُس دَور کی غیر مہذب اقوام میں علمی بیداری اور تہذیبی انقلاب کی روح پھونکی۔ عرب دنیا کی مصنفہ ڈاکٹر نجلاء عزیز الدین نے لکھا ہے: "تیرہویں صدی (عیسوی) کے دوران جو لوگ یورپ کے ذہنی راہنما تھے، انہوں نے مسلم تہذیب کی برتری کا اعتراف کیا ہے۔ راجر بیکن کی نظر میں عیسائیوں کی مسلمانوں سے شکست کھانے کا سبب یہ ہے کہ عیسائی سامی زبانوں اور اطلاقی سائنس (Applied science) سے ناواقف تھے اور مسلمان ان میں بڑے ماہر تھے۔ مسیحیت کے بڑے بڑے اساتذہ پر مسلم تخیل کا رنگ بہت گہرا چڑھا ہوا تھا"۔10

برطانیہ میں مارک فیلڈ انسٹی ٹیوٹ آف ہائر ایجوکیشن کی نئی عمارت کے افتتاح کے موقع پر برطانوی شہزادہ چارلس نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے دینِ اسلام اور اسلامی طرزِ معاشرت کی حقانیت اور جاذبیت کا اعتراف کیا۔ انہوں نے تاریخی حوالوں سے بتایا کہ:

"عالمی تہذیب کی حُسن کاری میں اسلام کا بہت بڑا کنٹری بیوشن (ہاتھ) ہے۔ مسلمانوں نے انسانی فلاح کے ایسے ایسے کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں کہ ہم اُن کے احسانوں کا بدلہ نہیں چکا سکتے"۔

جس طرح اسلام دینِ فطرت ہے اسی طرح اس کی پیش کردہ تہذیب بھی فطری تہذیب ہے۔ جس میں فطری جاذبیت ہے۔ ایک غیر جانبدار انسان خواہ اُس کا کوئی بھی مذہب ہو اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ حقیقت ہے کہ دنیا بھر کی تہذیبوں پر اسلامی تہذیب فائق ہے اور سب پر اس کے گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ ۱۹۶۸ء میں بھارت میں گرجا گھروں کی کارکردگی کے حوالے سے لندن سے ایک کتاب شائع ہوئی تھی جس میں اگرچہ مسلمانوں اور اسلام کو ہدفِ تنقید بنایا گیا تھا، تاہم اس میں اس امر کا اعتراف بھی تھا کہ:

"بھارت میں اسلام کئی صدیوں سے موجود ہے۔ اس نے اپنے اردگرد کے لوگوں کو متاثر بھی کیا ہے اور ماحول کا اثر بھی لیا ہے۔"

اسلام اور اسلامی تہذیب نے ہمیشہ دوسرے مذاہب اور تہذیبوں کو متاثر کیا ہے۔ جہاں تک ماحول کا اثر قبول کرنے کا تعلق ہے تو ایسی بات اسلام کی حقانیت اور اسلامی تہذیب کی آفاقیت کے منافی ہے۔ البتہ اسلام میں ہر اس چیز کے لیے گنجائش ہے جو ظاہری و باطنی کسی بھی طرح سے اسلامی اصول سے متصادم نہ ہو۔

احمد عبداللہ لکھتے ہیں:

"جب مسلمان اسپین، پرتگال اور جنوبی یورپ میں داخل ہوئے ان علاقوں میں اسلام پھیلنا شروع ہو گیا، لیکن یہ پھیلاؤ کسی بھی اور علاقے کی نسبت سست تھا۔ ہسپانوی لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے نہ صرف اسلام قبول کیا بلکہ عربی زبان اور اسلامی تمدن کو بھی جوش و خروش سے اپنایا"۔

Murray T.Titus نے بھارت میں اسلام کی اشاعت اور اسلامی تہذیب کی اثر پذیری کے تعلق سے لکھا ہے:

9۔ https://mawdudicentury.com

10۔ https://irak.pk/impact-on-other-civilizations-of-islamic-civilization

"مالا بار کے ساحل پر اشاعتِ اسلام کی ایک دلچسپ وجہ وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنانے میں کالی کٹ کے Zamorin کا کردار تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اُس نے نچلی ذات کے لوگوں کی آزادانہ طور پر مسلمان ہونے کی حوصلہ افزائی کی... اُس نے اس حد تک حکم دیا تھا کہ اُس کی حکومت میں ماہی گیروں کے ہر خاندان میں ایک یا ایک سے زیادہ مردوں کی پرورش مسلمان کے طور پر ہونی چاہیے۔ اس طرح ہندو معاشرے کی ایک سیاسی ضرورت نے جنوبی ہندوستان میں اشاعت اسلام میں ہاتھ بٹایا... ہندوستان کی نچلی ذاتوں میں سے برگشتہ ہونے والوں نے بھی معاشرتی آزادی کا درجہ حاصل کرنے کا موقع پاتے ہوئے جو کہ ہندومت کے ظالمانہ اور غیر لچکدار ذات پات کے نظام نے انہیں دینے سے انکار کر رکھا تھا اسلام کو خوش آمدید کہا"۔11

مساوات، عدل و انصاف اور احسان و مروت جو اسلامی تہذیب کی نمایاں خصوصیات میں سے ہیں اور جن کی بدولت معاشرے کے دبے کچلے اور مظلوم طبقات کو ہمیشہ اعتماد اور اطمینان نصیب ہوا ہے دیگر اقوام اور اُن کے رہن سہن پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں۔ ہندو معاشرہ، جو شروع سے ذات پات اور دیگر ظالمانہ رسوم کی تصویر پیش کرتا رہا ہے اس کے مظلوم و محکوم طبقے نے اسلامی طرزِ معاشرت کو اپنے لیے باعث کشش محسوس کیا، چنانچہ اُن میں سے بڑی تعداد نے دائرہ اسلام میں داخل ہو کر اسلامی تہذیب کے ثمرات سے عملی طور پر استفادہ کیا۔ عبدالمجید سالک رقم طراز ہیں:

"اس میں شک نہیں کہ بعض مسلمان سلاطین و امراء اس مقدس مذہب کے دعوے دار ہونے کے باوجود اس کے معیاروں پر پورے نہ اترے اور اسلام کے لیے ننگ و رسوائی کے موجب ہوئے، لیکن مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد اپنے دین کے احکام پر کاربند رہ کر اہلِ ہند کے سامنے اسلام اور قرآن کی صحیح تعلیم کا نمونہ پیش کرتی رہی، جس سے ہندو قوم نے کافی فائدہ اٹھایا، گو اس فائدے سے پوری طرح بہرہ یاب نہ ہو سکی"۔12

ڈاکٹر قاری محمد یونس نے مالدیپ کے بارے میں لکھا:

"مالدیپ میں اسلام ایک انقلاب کی طرح آیا اور آن کی آن میں اس نے یہاں کے تمام باشندوں کی کایا پلٹ کر رکھ دی... ان کے ذہن بدل گئے، اُن کے نظریات و افکار بدل گئے ان کے عقائد بدل گئے، اُن کے تہوار بدل گئے"۔

احمد عبداللہ، زرتشت اور ہندومت کے پیروکاروں، نیز تاتاریوں اور منگولوں پر اسلامی تہذیب کے اثرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"زرتشتوں نے حلقۂ اسلام میں اس لیے شمولیت اختیار کی، کیونکہ پادری اپنی طاقتور حیثیت سے بلاجواز فائدے اٹھا رہے تھے اس کے نتیجے میں ان کے اقتدار کی تباہی کے ساتھ ابتری پیدا ہوئی۔ ہندومت سے اسلام کے سایۂ عاطفت میں آنے کی عمومی وجہ ذات پات کے امتیازات تھے، جو معاشرے کے ایک طبقے کے ساتھ انتہائی بے انصافی کے ذمہ دار تھے۔ منگولوں اور تاتاریوں نے اپنے عہد کے مسلمانوں کے ترقی یافتہ تمدن اور تعلیمی و سائنسی کارناموں سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا"۔

آگے وہ افریقی باشندوں اور ہندوستان کے اچھوتوں کے اسلام سے متاثر ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مغرب کے ہاتھوں رنگ اور دیگر خود ساختہ معیاروں کی بنیاد پر ظلم اور استیصال کا نشانہ بننے کی وجہ سے افریقا کے لوگوں کی بڑی تعداد پہلے ہی دائرۂ اسلام میں داخل ہو رہی ہے۔ یہ ان کی ضرورت ہے، جو انہیں اسلام کی طرف لا رہی ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں اچھوتوں کا معاملہ ہے... یہ پسے ہوئے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ صرف اسلامی معاشرہ ہی انہیں مساوات اور بھائی چارہ کی لازمی اور یقینی ضمانت دیتا ہے جو کہ شریعت کے ذریعے مستقل قدروں اور اصولوں کی روشنی میں قائم ہوتا ہے۔ اسلام کو ان کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ انہیں اسلام کی ضرورت ہے"۔

ڈاکٹر غلام جیلانی برق تحریر کرتے ہیں:

"کسی وقت میں اسلام نے بھی نوآبادیات قائم کی تھیں۔ ہم عرب سے نکل کر جنوب میں ملتان، شمال میں بحیرۂ اسود، مشرق میں چینی ترکستان اور مغرب میں مراکش اور اسپین تک جا پہنچے تھے۔ ہم اسپین میں آٹھ سو برس رہے۔ ہند پر ہزار سال حکومت کی... ان ممالک کے باشندوں نے ہماری حکومت کو جس کی بنیاد عدل و احسان اور علم و عشق پر رکھی گئی تھی اور جس کا مقصد انسان کا رابطہ اللہ سے قائم کرنا تھا اس قدر پسند کیا کہ انہوں نے ہماری تہذیب و مذہب تک کو اپنا لیا"۔

---

11 ۔ تحقیقات اسلامی، اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی، 15 اپریل 2024

12۔ تحقیقات اسلامی، اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی، 15 اپریل 2024

اسلامی تہذیب کا ماخذ دینِ فطرت ہے۔ فطرت کے اصول سچائی کے آئینہ دار، ہمہ گیر اور قطعی ہوتے ہیں اور ہر زمانہ کے فطری تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ انہی اصولوں کی بدولت اسلامی تہذیب میں فطری کشش اور جاذبیت پائی جاتی ہے۔ یہ بات دنیا کے کسی اور نظام اور تہذیب میں نہیں پائی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تہذیب تاریخ کے ہر دَور میں ممتاز رہی ہے اور دوسری اقوام نے بہ رضا و رغبت اس کے گہرے اثرات قبول کیے ہیں۔ اسلامی تہذیب کا ایک وصف سادگی بھی ہے اور آج اقوامِ عالم تکلّفات سے بیزار ہو کر سادہ زندگی کی طرف لوٹ رہی ہیں۔

ڈاکٹر فخر الدین فواد نے دینِ اسلام کے تحت معرض ظہور میں آنے والی تہذیب کی انفرادیت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اسلام کے ظہور نے دنیا کے تختہ پر ایک نئے تمدن اور ایک نئی تہذیب کو جنم دیا۔ دنیا کا فرسودہ نظام بدل کے رکھ دیا۔ دنیا کے اندر بہ انداز نو نظم و نسق قائم کیا، دستورِ زندگی کی طرح ڈالی''۔

بھارت کی مشہور شاعرہ اور سیاست دان مسز سروجنی نائیڈو (Sarojini Naidu) نے اسلام، پیغمبر اسلام ﷺ اور اسلامی تہذیب کی آفاقی صداقت کا اعتراف کیا ہے۔ وہ لکھتی ہیں:

''تاہم میں اپنے آپ کو اس قابل پاتی ہوں کہ اُس عالمگیر اخوت کا آپ کے سامنے اعتراف کروں جس کے نقش میرے دل پر موجود ہیں اور وہ حضرت محمد ﷺ کی پاکیزہ اور شاندار کوششوں کا نتیجہ ہیں... وہ پاک انسان ایک نفرت سے بھرپور، بغض و تعصب سے مخمور دنیا کی طرف آیا اور اس صحرا کے اندر جو اس کی پیدائش کا گہوارہ تھا، ایک نہ مٹنے والی صداقت کا اُس پر انکشاف ہوا''۔

ڈاکٹر برنارڈ لیوس، پروفیسر پرنسٹن یونیورسٹی لکھتے ہیں:

''ایک ہزار سال سے زائد عرصے تک اسلام نے پبلک اور سماجی زندگی کے انتظام کے لیے عالمی طور پر قابل قبول واحد مجموعۂ اصول و ضوابط مہیا کیا ہے۔ یہاں تک کہ جن ملکوں میں زیادہ سے زیادہ یورپی اثر و رسوخ رہا، جن پر یورپ کی حکومت رہی یا جو ویسے یورپ کی شہنشاہی طاقتوں کے زیر تسلط رہے اور وہ بھی جو یورپی تسلط سے بالکل آزاد تھے، وہاں اسلام کے سیاسی تصورات اور رجحانات کا گہرا اور نفوذ پذیر اثر رہا۔ حالیہ برسوں میں وہ تصورات اور رجحانات اپنے گزشتہ غلبے کی نسبت ترمیم شدہ شکلوں میں ظہور پذیر ہو سکتے ہیں''۔

پروفیسر عبد الصمد نے اپنے ایک مضمون میں پیغمبر اسلام ﷺ کے پیغام کے بارے میں ڈاکٹر ڈی رائٹ، کونٹ ٹالسٹائے، ڈاکٹر لین پول، سر ولیم میور، بابو جگل کشور کھنہ، سوشیلا بھائی، گاندھی جی، سوامی دیانند، ڈاکٹر لیبان، مسٹر ایچ جی ویلز، ڈاکٹر موریس فرانسس، گرونانک سمیت ایک سو سے زائد غیر مسلم دانشوروں، سیاستدانوں اور لیڈروں کے تحسینی تاثرات جمع کر دیے ہیں۔13

خلاصہ بحث

تہذیب اور مذہب دو علیحدہ مفاہیم ہیں، مگر ان کا تعلق اکثر دوستوں میں موجود ہوتا ہے۔ تہذیب عام طور پر ایک معین خاص ملک یا قوم کی سنن، روایات، اخلاقی اصول اور معیاروں کو ظاہر کرتی ہے، جبکہ مذہب عام طور پر ایک عقیدتی نظام کو یا خداوں یا انسان کے معاشرتی اصولوں کو ظاہر کرتا ہے۔ تہذیب کی بنیاد مختلف عوامل پر مبنی ہوتی ہے، جیسے تاریخ، جغرافیہ، اقتصاد، اور سیاسی معماری وغیرہ۔ مذہب بھی ان تمام عوامل کا اثر محسوس کرتا ہے، لیکن اس کی بنیاد مذہبی عقائد اور عبادات پر ہوتی ہے۔ مذہب اکثر تہذیب کی ایک اہم جزو ہوتا ہے، اور تہذیب بھی مذہب کے بغیر ادھوری ہوتی ہے۔ مذہبی اقدار اور اصول تہذیب کے معیاروں، اخلاقیت اور معاشرتی روایات کو متاثر کرتے ہیں۔ یہاں اہم بات یہ ہے کہ تہذیب اور مذہب کی بات چیت مختلف معاشرتی مواقع پر مختلف ہوتی ہے۔ کچھ جگہوں پر دین اور دنیا کو ملانے کی کوشش کی جاتی ہے، جبکہ دوسرے مقامات پر ان کی بنیادی مختلفیتوں پر زور دیا جاتا ہے۔ مختصراً، تہذیب اور مذہب دو علیحدہ مفاہیم ہیں، لیکن ان کا تعلق اکثر موجود ہوتا ہے، اور ان کی تاثیرات ایک دوسرے پر بڑا اثر ڈالتی ہیں۔ تہذیب اور مذہب دو اہم موضوعات ہیں جن پر بحث کی جاتی ہے۔ ان دونوں کے درمیان تعلقات، مذہبی تشدد، سکولوں میں تعلیم کی پالیسیوں کا اثر، اجتماعی اور سیاسی تبادلے، اور تاریخی مواقع جیسے معاملات پر مبنی ہوتے ہیں۔ تہذیب ایک مختلف قوموں یا انسانی جماعتوں کی روایات، آداب، رسومات، فنون اور اقتصادی یا سماجی تشکیلات کا مجموعہ ہے۔ یہ انسانی تعلقات اور انسانی مواد کی ترتیبات کو متاثر کرتی ہے۔ مذہب ایک معتقدات، عقائد، اخلاقی اصول، عبادات، اور اخلاقی مواقع کا نظام ہے۔ اس کا مقصد زندگی کو روشن،

---

13 https://irak.pk/impact-on-other-civilizations-of-islamic-civilization/

معنی خیز، اور بہتر بنانا ہوتا ہے۔ خلاصہ بحث میں، مذہب اور تہذیب کے درمیان تعلقات، ان کے تاثیرات، اور ان کے اختلافات پر غور کیا جاتا ہے۔ مذہب اور تہذیب کی تاریخی، فکری، اور سیاسی تجاویز کو سمجھنا اہم ہے تاکہ انسانیت کو بہترین ممکنہ طریقہ کاروں پر زندگی گزارنے کی سمجھ حاصل ہو سکے۔

مصادر و مراجع

- تحقیقات اسلامی، اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی
- شیخ، پروفیسر مزمل احسن، اسلامی تہذیب و تمدن (لاہور: خالد بک ڈپو اردو بازار، س۔ن)
- اردو انسائیکلوپیڈیا
- ندوی، سید ابوالحسن علی، اسلامی تہذیب و ثقافت (اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی 2005ء)
- https://www.minhaj.org/urdu
- https://mawdudicentury.com
- https://irak.pk/impact-on-other-civilizations-of-islamic-civilization